آداب معاشرت رسول اکرم (ص)

<"xml encoding="UTF-8?>

آداب معاشرت رسول اکرم (ص)

دوسروں کے ساتھ آنحضرت(ص) کی معاشرت کے آداب وسنن

مصافحہ میں پھل:

مناقب میں منقول ھے:جب آنحضرت(ص) کسی مسلمان سے ملاقات کرتے تو پھلے مصافحہ کرتے تھے۔(۵٦)

اصحاب سے سفارش:

احیاء العلوم میں منقول ھے:آنحضرت(ص) اپنے اصحاب سے فر ماتے تھے:”تم لوگ اپنی برائیاں مجھ سے بیا ن نہ کر نا کیو نکہ مجھے یہ پسند ھے کہ تمھارے پاس ھر کدورت سے خالی دل کے ساتھ رہوں۔“(۵٧)

یہ مکارم الاخلاق میں بھی مر وی ھے۔(۵۸)

تکلف سے ممانعت:

مصباح الشریعہ میں آنحضرت(ص) سے منقول هے:هم انبیاء،اُمناء اورا تقیاء، تکلف سے دور هیں۔(۵۹)
ایک جامع پیغمبر(ص):
مذ کورہ کتاب میں آنحضرت(ص) سے منقول هے: میں اس لئے مبعوث کیا گیا ہوں تا کہ علم وحلم اور صبر کا مرکز بنوں۔(٦٠)
آنحضرت(ص) کی بے تکلفی:
مکارم الاخلاق میں ابوذر سے مروی هے:آنحضرت(ص) اپنے اصحاب کے درمیان بغیر کسی امتیاز کے بیٹھتے تھے اگر کو ئی اجنبی آتاتھا تو وہ حضر(ص)ت کو بغیر پو چھے نهیں پهچانتا تھا هم نے حضو(ص)ر کی خد مت میں عرض کیا:”آپ ایک خاص جگہ تشریف رکھا کریں تا کہ هر نوواردشخص آپ کو پهچان جا ئے ۔“
اس کے بعد هم نے آپ کے لئے مٹی کا ایک چبوترہ بنادیا آپ اس پر بیٹھتے اور هم تمام اصحاب دونوں طرف بیٹھتے تھے۔(٦١)
گفتگو کے وقت سب کی طرف تو جہ ر کھنا:
مجموعہ ورّام(رہ) میں هے:آنحضرت(ص) کی ایک سنت یہ هے کہ جب تم چندلوگوں سے گفتگو کرو تو صرف کسی ایک کی طرف تو جہ ونظر نہ کرو بلکہ سب کی طرف توجہ کرتے ر ہو۔(٦٢)
خود هی سارے کا م انجا م دینا:
اسی کتاب میں هے:آنحضرت(ص) اپنے لباس میں خودهی پیوند لگا تے تھے، نعلین کی سلائی خود هی کر تے تھے، آپ گھر کے اندر سب سے زیا دہ جوکا م کرتے تھے وہ خیاطی کاتھا۔(٦٣)
انتقام صرف حدودِ الٰهی کی بناپر:
اسی مجموعہ میں هے:آنحضرت(ص) نے کبھی اپنے غلاموں اور کنیزوں کو راہ خدا کے علاوہ نہ مارا، کبھی اپنے لئے کسی سے انتقام نہ لیا صرف وهیں اس طرح کا اقدام کیا جهاں حدود الٰهی میں سے کسی حد کا اجراء مقصود هو تا تھا۔(٦۴)
انبیا(ص)ء کا مشترک اخلاق:
کافی میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے منقو ل هے:خدا نے جس نبی کو مبعوث کیا اسے سچائی اور امانت داری کا حکم دیا چا هے وہ امانت کسی نیک انسان کی هو یا بد کردار کی۔ یہ روایت تفسیر عیاشی (رہ)میں بھی هے۔(٦۵)
عیاشی(رہ)نے بھی اپنی تفسیرمیں اس معنی کی روایت کی هے۔(٦٦)
امانت میں خیانت نہ کرو:
”مجموعہ“ میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے مر وی هے : امانت میں خیانت نہ کرو کیونکہ آنحضرت(ص) کو سوئی اور دھاگہ بطور امانت دیا جا تا تھا تو اسے بھی صاحب امانت کو واپس کر دیتے تھے۔(٦٧)
وعدہ وفائی:
”مکارم الاخلاق“ میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے مر وی هے:آنحضرت(ص) نے ایک شخص سے وعدہ کیا:” فلاں پتھر کے پاس میں تم سے ملوں گا تم آنا!“
امام (علیہ السلام)نے فرمایا:اس چٹان کے پاس حضو(ص)ر کو شدید گر می لگی اصحاب نے عرض کیا:اگرآپ سایہ میں آ جا ئیں تو کیا حرج هے؟!

فرمایا:"اسی جگہ اس سے ملنے کا وعدہ کیا ھے لہٰذا میں یھیں پر اس کاانتظار کرتا رہوں گا اگر وہ نہ آ ئے تواس کی طرف سے وعدہ خلافی ھو گی۔"(٦٨)

اھل بیت علیھم السلام کی ذمہ داری :

"محاسن" میں حضرت علی (علیہ السلام)سے مروی ھے :ھم اھل بیت علیھم السلام کی یہ ذمہ داری ھے : کھانا کھلائیں ،حادثات میلوگوں کو پناہ دیں اور جب سب لوگ سوتے ھیں اس وقت نماز پڑھنے میں مشغول ہوں۔(٦٩)

یہ روایت کافی میں بھی ھے ۔(٧٠)

مھمان سے کام نہ لینا:

کافی میں منقول ھے کہ حضرت امام علی رضاں کی خدمت میں ایک مھمان آیا مولا نے رات میں کچھ دیر اس سے بات کی چراغ کی روشنی کم ہوگئی مھمان نے اصلاح کے لئے ھاتھ بڑھایا امام (علیہ السلام)نے روک دیا خود بتّی کو درست کیا اور فرمایا: "اِنَّا قَومٌ لانَسْتَخْدِمُ اَضْیَافَنَا: ھم اھل بیت(علیھم السلام) کو یہ بات پسند نھیں کہ اپنے مھمان سے کوئی کام لیں۔"(٧١)

ھم مھمان کے جانے پراس کی مدد نھیں کرتے :

امالی صدو(رہ)ق میں مروی ھے:قبیلہٴ جہنیہ کے کچھ لوگ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام)کی خدمت میں آئے امام (علیہ السلام) نے استقبال کیا ان کی خاطر تواضع کی جب وہ جانے لگے تو انھیں زاد راہ ،صلہ و عطیہ دیا پھر اپنے غلاموں سے فرمایا:"سامان باندھنے میں ان کی مدد نہ کرنا!"

جب وہ لوگ سامان باندھ چکے تو عرض کیا:فرزند رسول(ص)!آپ نے ھماری بھت اچھی طرح خاطر تواضع کی لیکن آخر میں غلاموں کو سامان باندھنے سے کیوں روک دیا؟

امام(علیہ السلام) نےفرمایا: ھم اپنے یھاں سے جانے میں مھمانوں کی مدد نھیں کرتے۔(٧٢)

مھمان کے ساتھ کھانا :

کافی میں مروی ھے کہ جب آنحضرت(ص) کی خدمت میں کوئی مھمان آتا تھا تو آپ اس کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تھے جب تک مھمان کھانے سے اپنا ھاتھ نھیں کھینچتا تھا آپ اس کے ساتھ کھاتے رھتے تھے ۔(٧٣)

مھمان کو رخصت کرنا:

احیاء العلوم میں ھے :ایک سنت یہ ھے کہ گھر کے دروازہ تک مھمان کو رخصت کیا جائے۔(٧٤)

رزق میں خدا پر توکل:

کافی میں ابن بکیر ناقل ھیں:اکثر ایسا اتفاق ہوتا تھا کہ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) ھمیں موٹی تنوری روغنی روٹی اور حلوا کھلاتے تھے اس کے بعد روٹی اور روغن زیتون کھلاتے تھے ۔

امام (علیہ السلام)سے کھاگیا :اگر آپ اس میں کچھ کمی کردیں تو زندگی میں اعتدال پیدا ہوجائے گا۔ فرمایا:ھم حکم خدا کے مطابق تدبیر کرتے ھیں جب ھمارے رزق میں وسعت ہوتی ھے تو ھماری زندگی میں گشادگی ہوتی ھے اور جب خدا، تنگی کرتا ھے تو ھم قناعت کرتے ھیں۔(٧٥)

آنحضرت(ص) کا طریقہ یہ نھیں ھے:

مجموعہ ورّرا(رہ)م میں منقو ل ھے کہ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے اپنے اصحاب سے فر مایا:جو تم سے محبت سے ملتا ھے اسے ا س کے عیوب کا طعنہ نہ دو اور جس گناہ میں وہ مبتلا ھے اس کا پر چار نہ کرو کیو نکہ یہ طریقہ نہ تو نبی(ص) کا ھے اور نہ اولیائے الٰھی کا۔(٧٦)

معمولی تحفہ قبو ل کر نا:
کتاب "فقیہ" میں آنحضرت(ص) سے مروی ھے:اگر مجھے کسی گوسفند کے پایہ کی دعوت دی جا ئے تب بھی میں قبول کر لوں گا اور اگر اسے تحفہ کے طور پر لائیں توبھی قبول کرلوں گا۔(۷۷)
کا فی میں(صرف) دوسرا جملہ مروی ھے۔(۷۸)
آنحضرت(ص) کا مشورہ:
"محاسن" میں مُعَمَّر بن خلادسے مروی ھے:حضرت امام علی رِضا (علیہ السلام)کاسعد نامی ایک غلام دنیا سے گزر گیاامام (علیہ السلام) نے فر مایا:مجھے کسی صاحب علم اور امانت دار کا پتا بتاوٴتاکہ اسے سعد والی جگہ پر معین کردوں۔
میں نے عرض کیا-:میں آپ کو بتاوٴں؟!
امام (علیہ السلام)نے غصہ کے عالم میںفر مایا:آنحضرت(ص) اپنے اصحاب سے مشورہ کرتے تھے پھر جس چیز کا ارادہ کرلیتے تھے اس پر با لکل پختہ طر یقہ سے جم جاتے تھے۔(۷۹)
آنحضرت(ص) کا مناظرہ:
احتجاج میںحضرت امام حسن عسکری(علیہ السلام)سے مروی ھے:میں نے اپنے پدر بزر گوار سے عرض کیا:جب یہود و مشرکین آنحضرت(ص) سے دشمنی رکھتے تھے تو کیا آپ ان سے منا ظرہ کرتے تھے؟میرے بابا نے فرمایا:ھاں!اکثر منا ظرہ فرمایا کر تے تھے۔(۸۰)
یہ حدیث، تفسیرامام حسن عسکری (علیہ السلام)میں بھی مروی ھے۔(۸۱)
لوگوں سے نزاع کی ممانعت :
امالی صدو(رہ)ق میں آنحضرت(ص) سے مروی ھے:سب سے پھلی چیز جس سے میرے رب نے مجھے منع کیاوہ" نزاع" ھے۔(۸۲)
کبھی "نھیں "نہ کھا:
بحار میں دعوات راوندی(رہ) سے منقول ھے حضرت علی (علیہ السلام)نے فرمایا:جب آنحضرت(ص) سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتااگر وہ کام آپ کی مرضی واراد ہ کے مطا بق ھو تا تو آپ فرماتے : نَعَمْ!(ھاں!)اور اگر خلاف ھو تا تو خاموش رھتے لیکن کبھی لا(نھیں)نھیں کھتے تھے۔(۸۳)
حلقہ وار نشست :
مکارم الاخلاق میں انس سے مروی ھے:جب ھم آنحضرت(ص) کی خدمت میں ھو تے تو حلقہ بناکر بیٹھ جاتے تھے۔(۸۴)
اصحاب و ملائکہ کی ھمراھی:
اسی کتاب میں جا برص سے منقو ل ھے:جب آنحضرت(ص) باھر نکلتے تو اصحاب آگے آگے اور فرشتے پیچھے پیچھے ہوتے تھے۔(۸۵)
فوجیوں کے ساتھ مھر بانی:
مکارم الاخلاق میں جابر (رض)سے مروی ھے:آنحضرت(ص) جنگوں میں سب سے پیچھے چلتے تھے فوجیوں کے لئے دعا فر ماتے تھے اگر کسی کمزور کے لئے راستہ چلنا مشکل ہوتاتھاتو اسے اپنے پیچھے سوار کر لیتے اورمھر با نی کے ساتھ لشکر تک پہنچا دیتے تھے۔(۸٦)
متاع دنیا کی طرف نہ دیکھنا:

مجمع البیان میں ھے:آنحضرت(ص) دنیا کی ایسی چیزوں کی طرف نھیں دیکھتے تھے جوغرور ودلبستگی کا باعث بنیں۔(۸۷)

نماز،غم والم کودورکرتی ھے:

مجمع میں ھے:جب آنحضرت(ص) کسی چیز سے محزون ھو تے تھے تو نماز کی پناہ لیتے تھے۔(۸۸)

ظاھر میں بندوں کے، با طن میں خدا کے ساتھ:

نیز اسی کتاب میں ھے:اگر چہ آنحضرت(ص) اپنے نیک اخلاق کے ذریعہ لوگوں کے ساتھ معاشرت رکھتے تھے لیکن ان کا دل، جدا تھاآپ ظاھر ی طور پر مخلوق لیکن باطنی طور پر خالق کے ساتھ ہوتے تھے۔(۸۹)

آنحضرت(ص) کی خلوت:

بحار میں مروی ھے:آنحضرت(ص) اپنے لئے خلوت وتنھا ئی کو پسند کرتے تھے۔(۹۰)

ھر حال میں ذِکر:

مجمع البیان میں حضرت ام سلمہ(رضی اللہ تعالٰی عنھا) سے مر وی ھے: آنحضرت(ص) اٹھتے، بیٹھتے اور آتے جا تے وقت یہ ذکر پڑھتے تھے:

سُبْحَانَ اللّٰہ وَبِحَمْدِہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ، جب ھم نے علت دریا فت کی توفرمایا:مجھے خدا کی طر ف سے اس کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ھے اس کے بعد آپ نے اِذَاجَآءَ نَصْرُ اللّٰہ وَالْفَتْحُ کی تلاوت کی۔(۹۱)

سات(۷) خصلتیں:

بحارالانوار میں آنحضرت(ص) سے مروی ھے:میرے رب نے مجھ سے سات (۷) چیزوں کی سفارش کی ھے:چھپا کر اور ظا ھر میں ھر کام فقط خدا کے لئے کروں، جو مجھ پر ظلم کرے اسے بخش دوں،جو مجھے محروم کرے اسے عطا کروں،جو مجھ سے تعلقات ختم کر ے اس کے ساتھ صلہٴ رحم کروں،جب خامو ش ر ہوں تو غور و فکر کروں اور جب دیکھوں تو عبرت حاصل کروں۔(۹۲)

غلاموں کے ساتھ تعاون:

مناقب میں ھے:آنحضرت(ص) اپنی نعلین اور لباس خود سلتے،دروازہ خودکھولتے ، بکری کا دودھ دوھتے،اونٹنی کو باندھتے پھر دودھ دو ھتے اور جب آپ کا خادم خستہ ھو جا تا تھا تو اس کے ساتھ چکی بھی چلاتے تھے۔

گھر والوں کے ساتھ تعاون:

آنحضرت(ص) نماز شب کے وضو کے لئے پا نی خود ھی رکھتے تھے، پیدل چلنے میںکو ئی آپ پر سبقت نھیں کر تاتھا،بیٹھتے وقت کسی چیز پر ٹیک نھیں دیتے تھے، گھر کے کاموں میں مدد فرماتے اور اپنے دست مبارک سے گوشت کی بوٹیاں بناتے تھے۔

آداب طعام:

دستر خوان پر غلا موں کی طرح بیٹھتے تھے، کھانے کے بعدانگلیاں چاٹتے تھے اور کبھی اتنا ز یا دہ کھانا نوش نہ فر ماتے کہ ڈکارآنے لگے۔

آنحضرت(ص) ھر ایک غلام اورآزادشخص کی دعوت قبول فرماتے تھے چاھے ذِراع (دست کے گوشت) کی دعوت دی جا ئے یا کِراع(پایہ)کی،نیز تحفہ قبول فرما تے تھے چاھے ایک گھونٹ دودھ ھی کیوں نہ ہو،تحفہ دی ھو ئی چیز کو نوش فرماتے تھے لیکن صدقہ نھیں کھا تے تھے۔

کسی کی طرف ٹکٹکی با ندھ کر نھیں دیکھتے تھے،آپ کا غضب صرف خدا کے لئے تھا اپنے لئے کبھی غصہ نہ کیا، کبھی بھوک کی شدت میںشکم مبارک پر پتھر باندھتے تھے،ماحضر تناول فر ما تے تھے اور مو جود چیز کو نھیں

ٹھکراتے تھے۔

لباس پیغمبر(ص):

آنحضرت(ص) ایک ساتھ دو لباس نہیں پہنتے تھے کبھی دھاری دار بردیمانی پہنتے اور کبھی پشمینہ (اُون کی)عبا کو او پر سے ڈال لیتے تھے اسی طرح رو ئی اور کتا ن کے لباس بھی پہنتے تھے،آپ کے اکثرلباس سفید تھے،پیراہن کو دا ہنی طرف سے پہنتے تھے،جمعہ کے لئے ایک مخصوص لباس تھا ، جب نیا لباس پہنتے تو پرانا فقیر کو دے دیتے تھے، جب کسی جگہ بیٹھتے توعبا دھری تہ کر کے لوگ بچھا دیتے تھے، داہنے ھاتھ کی چھوٹی انگلی میں چا ندی کی انگوٹھی پہنتے تھے۔

معاشرہ کے لئے پیغمبر(ص) کی سیرت:

آنحضرت(ص) کو تر بوز پسند تھا،بد بو پسندنہیں تھی، وضو کے وقت مسواک کرتے تھے، اپنی سواری پر اپنے غلام یا دوسرے کو پیچھے بیٹھا لیتے تھے،آپ سواری کے ہر قسم کے جانور مثلاً گھوڑے، گدھے اور خچر پر سوار ہو تے تھے، گدھے کی بر ہنہ پشت پر بغیر زین کے صرف لگا م کے ساتھ سوار ہوجاتے تھے کبھی ایسا بھی ہو تا کہ بغیر عبا،عما مہ،عر قچین(ٹوپی)کے ننگے پاوٴں پیدل نکل جا تے ، جنازے کی مشایعت کر تے، دوردور تک جا کر بیماروں کی عیا دت کرتے،فقراء کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے،اپنے دست مبارک سے انھیں کھانادیتے،جوشخص اخلاق میں صاحب فضل ہوتا اس کا احترام کرتے،عزت دارلوگوں سے الفت اور ان کے ساتھ نیکی کرتے ،اپنے رشتے داروں کے ساتھ صلہٴ رحم کرتے تھے البتہ انھیں دوسروں پر ترجیح نہیں دیتے تھے، کسی پر ظلم نہیں کر تے تھے، معذرت کرنے والوں کا عذر قبول فر ما تے ،جس وقت قرآن نازل نہیں ہوتا تھا ا س وقت لوگوں کو نصیحت کرتے، حضرت(ص) کی مسکراہٹ دوسرے لوگوں سے زیادہ تھی اگر کبھی ہنستے تو قہقہہ کے ساتھ نہیں ہنستے تھے۔

پاکیزہ کلام:

آنحضرت(ص) اپنی خوراک اور پوشاک ،غلاموں اور کنیزوں سے بھتر اختیار نہ فرماتے،کبھی کسی کو برا بھلا نہ کھا،کبھی کسی عورت یا خا دم پر لعنت نہ کی،جب آپ کے سامنے کسی کی ملامت کی جا تی توآپ فر ما تے :اسے چھوڑو تم سے کیا مطلب!

جب کو ئی آزاد یا غلام یا کنیز کسی حاجت کے لئے آ تے تو پو ری کر تے تھے،آپ نے کبھی تندی و بداخلاقی نہ کی،بازار میں آواز بلند نہ کر تے،دوسروں کی برا ئی کا جواب برائی سے نہ دیتے بلکہ نظر انداز کر کے معاف کردیتے تھے اور جس سے بھی ملتے تھے پھلے خود سلام کرتے تھے۔

کاموں میں تعاون:

جب آنحضرت(ص) کی خدمت میں کو ئی کسی کا م سے آتا توآپ صبر کے ساتھ تعاون فر ماتے تاکہ وہ کا م عملی طور پر انجام پا جا ئے یا وہ شخص اپنا ارادہ ھی بدل دے، کبھی ایسانہ ہوا کہ کسی نے مصافحہ کیا ھو اور آپ نے اس سے پھلے اپنا دست مبارک کھینچ لیاہو،جب مسلمان سے ملتے تو پھلے خود سلام کرتے تھے۔

ضرورت مندوں کے ساتھ تعاون:

آنحضرت(ص) اٹھتے بیٹھتے ذکر خدا کر تے تھے،اگر نماز میں مشغول ھو تے اور کو ئی پھلو میں بیٹھ جاتا تو نماز کومختصر کر کے ختم کر دیتے پھر اس کی طرف متو جہ ھو کر پوچھتے تھے:” کیاکوئی ضرورت پیش آگئی ھے؟“

نشست وبرخاست کے آداب:

آنحضرت(ص) اکثر اوقات اس طرح بیٹھتے تھے:دونوں پنڈلیوں کو بلند کر لیتے اور دونوں دست مبارک کو آ گے

سے حلقہ بنا لیتے تھے(اکڑوبیٹھتے تھے)جب کسی مجمع میں جا تے تو سب سے پھلے جو خا لی جگہ ھو تی وھیں بیٹھتے اور اکثر اوقات قبلہ رخ بیٹھاکرتے تھے،آپ کی خدمت میں جو کو ئی بھی آ تااس کااحترام کر تے کبھی کبھی اپنا لباس بچھا کر اس پر بیٹھا دیتے یااسے اپنے بستر پر بیٹھا لیتے تھے،خوشی اور غصہ میں صرف حق با ت کھتے تھے۔

پسندیدہ پھل:

آنحضرت(ص) کھیرے اور ککڑی کو کھجور اور نمک کے سا تھ کھا تے تھے،تمام پھلوں میں خر بوزہ اور انگور سب سے زیادہ پسند فر ما تے تھے،اکثر آپ کی غذا، پا نی اور کھجور ہوا کر تی تھی ،دودھ کو کھجور کے ساتھ نوش فر ما تے اور کھتے تھے:” یہ دونوں پاکیزہ غذائیںھیں۔“

آنحضرت(ص) کے نزدیک گوشت سب سے اچھی غذاتھی، ثرید(آبگوشت: گوشت کے شو ر بے میں روٹی کے بھیگے ھو ئے ٹکڑے)کو گوشت کے ساتھ کھا تے، حضو(ص)ر کو کدو بھی پسند تھا ،جس حیوان کا شکار کیا جا تا اس کا گو شت کھا تے لیکن خود شکار نھیں کر تے تھے،کبھی روٹی پر گھی لگا کر کھا لیتے تھے ، بکری کے گوشت میںھاتھ اور شانہ کا حصہ پسند تھا ،پکی ھو ئی چیزوں میں کدو اور خورش میں سرکہ پسند تھا، کھجوروں میں عَجوہ(عمدہ وپختہ کھجور) پسند فر ما تے تھے، سبزیوں میں کا سنی، ریحان کوھی اور کرم کلہ کو دوست رکھتے تھے۔(۹۳)

فقیرانہ زندگی:

تفسیر شیخ ابو الفتوح(رہ) میں ھے:آنحضرت(ص) اپنی دعا میں فر ماتے تھے:

اَللّٰھمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْناً وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْناً،وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ : خدایا!مجھے مسکین کی طرح زندہ رکھ! مجھے فقیرانہ مو ت دے اور مجھے مسکینوں کے گروہ میں محشور فرما!(۹۴)

زکوٰة لیتے وقت دعا:

اسی کتاب میں ھے:جب آنحضرت(ص) کی خدمت میں کو ئی زکوٰة لے کر آ تاتو اس کے لئے اس طرح دعا فر ما تے:اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ فُلانٍ:خدایا! فلاں کی آل اورخاندا ن پر رحم فرما!(۹۵)

فال نیک:

مکارم الاخلاق میں ھے:آنحضرت(ص) کواچھی پیش گوئی پسند تھی آپ کو بد شگونی پسند نھیں تھی۔(۹٦)

حضو(ص)ر کی بزم میں جھوٹ!

کتاب جعفر یا ت میں منقول ھے کہ حضرت علی (علیہ السلام)نے فرمایا: اگر آنحضرت(ص) کے پاس کو ئی جھوٹ بو لتا تو آپ مسکراکر فر ما تے:اِنَّہ لَیَقُوْلُ قَوْلًا:یہ لغو با ت کہہ ر ھا ھے!(۹٧)

تین (۳)با ر تکرار:

جب آنحضرت(ص) گفتگو فر ما تے یا آ پ سے سوال کیا جا تا تو تین(۳) با ر تکرار فر ماتے تھے تاکہ بات اچھی طرح واضح ہوجائے اور دوسرے بھی حضر(ص)ت کی طرف متو جہ ھو جا ئیں۔(۹۸)

آیت سلام کا نزول:

تفسیر قمی میں ھے:جب آنحضرت(ص) کے اصحاب آ پ کی خدمت میں آ تے تو اَنْعِمْ صَبَاحاً وَاَنْعِمْ مَسَاءً:صبح بخیر اور شب بخیر کھتے تھے یہ دور جا ھلیت کا سلام تھا خدا نے یہ آ یت نا زل کی:وَ اِذَاجَآءُ وْکَ حَیَّوْکَ بِمَالَمْ یُحَیِّکَ بِہِ اللّٰہ :جب لوگ تمھا رے پاس آ تے ھیںتو اس طرح سلام کھتے ھیں جو خدا نے نھیں کھا

هے۔(مجادلہ:۵۸۸)
اس کے بعد حضور(ص) نے فر مایا: خدا نے اس کا نعم البدل همارے لئے قرار دیا هے جو اهل جنت کا طر یقہ هے وہ اس طرح سلام کر تے هیں:اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ۔(۹۹)
باب شما ئل میں معانی الاخبار کے حوالہ سے یہ بات گزر چکی هے کہ آنحضرت(ص) جس سے ملاقات کر تے پهلے خودسلام کر تے تھے۔(۱۰۰)
سلام کا جواب بهتر وبیشتر ہو:
تفسیر ابو الفتوح(رہ) میں هے:جب کو ئی مسلمان آنحضرت(ص) سے اس طرح سلام کر تا تھا:سَلامٌ عَلَیْکَ توآپ اس طرح جواب دیتے تھے:وَعَلَیْکَ السَّلامُ وَرَحْمَةُ اللّٰه۔
جب کو ئی اس طرح سلام کرتا:اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰه توآپ اس طرح جواب دیتے تھے:وَعَلَیْکَ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللّٰه وَبَرَکَاتُه اس طرح سے آپ جواب میں کچھ اضافہ کر دیتے تھے۔(۱۰۱)
لڑکی کی ولادت پرخوشی:
جعفر یا ت میں حضرت علیں سے منقو ل هے:جب آنحضرت(ص) کو کسی لڑکی کے پیدا هو نے کی خبر دی جا تی تھی تو فر ما تے تھے:رَیْحَانَةٌ وَرِزْقُهاعَلَی اللّٰه:یہ ریحانہ (خوشبو دار پھول) هے اس کا رزق ،خداوندعالم دے گا۔(۱۰۲)
فقراء کے لئے زکوٰة وصدقہ:
در راللئالی میں آنحضرت(ص) سے مروی هے :مجھے حکم دیا گیا هے کہ مالداروں سے زکوٰة اور صدقہ لے کر فقیروں کو دوں۔(۱۰۳۲)

تقسیم زکوٰة:
کا فی میمر وی هے:آنحضرت(ص) دیهات کی زکوٰة کو دیهاتیوں اور شهروں کی زکوٰة کو شهریوں میں تقسیم فر ما تے تھے۔(۱۰۴)
اس روا یت کو اسی طرح بعینہ احمد(رہ) بن علی(رہ) نے احتجاج میں نقل کیا هے۔(۱۰۵)

میری تر بیت، خدانے کی هے:
مکارم الاخلاق میں آنحضرت(ص) سے مر وی هے:میری تر بیت خدا نے کی هے اور حضرت علیں کی تر بیت میں نے کی هے خدانے مجھے بخشش اور نیکی کا حکم د یا هے، اس نے کنجو سی اور ظلم سے منع کیا هے۔(۱۰٦)
هر چیزکی بخشش:
تفسیر ابو الفتوح (رہ)میں آنحضرت(ص) سے مر وی هے:جو هم سے سوال کر تا هے اگر همارے پاس کو ئی چیز مو جود هو تی هے تو هم دریغ نهیں کر تے یعنی دے دیتے هیں۔ (۱۰۷)
اسی مضمون کی روا یت،فقہ الرضاں میں بھی منقول هے۔(۱۰۸)
فراموشی کے وقت، دعا:
جعفر یات میں منقول هے:جب آنحضرت(ص) کو ئی چیز فراموش کر تے تھے تو پیشانی کو هتھیلی پر رکھ کریہ دعا پڑھتے تھے:اَللّٰهمَّ لَکَ الْحَمْدُ،یَامُذَکِّرَ الشَّیْءِ وَفَاعِلَه ذَکِّرْنِیْ مَانَسِیْتُ:خدایا! ساری تعریفیں تیرے لئے هیں اے هر چیز کو یا د دلا نے اور انجام دینے والے! جس چیز کو میں بھول گیا ہوں مجھے یاد دلا دے!(۱۰۹)
توضیح:اکثر شیعہ علماء منجملہ شیخ بها(رہ)ئی کے نزدیک معصوم نبی،نسیان (فراموشی) کی بیما ری میں

مبتلا نهیں هو تا هے ۔مترجم اردو۔
چھ (٦) نا پسندیده خصلتیں:
امالی صدو(ره)ق میں آنحضرت(ص) سے مر وی هے:خدا نے میرے لئے چھ(٦) خصلتوں کو پسند نهیں کیا هے میں بهی انهیں اپنے اوصیاء اور تابعین کے لئے پسند نهیں کر تاہوں:١۔نماز میں کهیل ٢۔ روزه میں بری باتیں بکنا٣۔صدقه دے کر احسان جتانا٤۔ حالت جنا بت میں مسجد میں داخل ہونا٥۔ لوگوں کے گهروں کے بارے میں اطلاع حاصل کرنا٦۔قبر ستان میں ہنسنا۔(١١٠)
انبیاء (علیهم السلام)کی چار خصلتیں:
تحف العقو ل میں حضرت امام جعفر صادق (علیه السلام) سے منقول هے :انبیاء (علیهم السلام)کے اندر چار(٤) خصلتیں موجود هو تی هیں:نیکی،بخشش، مصیبتوں میں صبر اور حقوق مومنین کے متعلق قیام کرنا۔(١١١)
انگوٹهی کے نگینه کی طرف دیکهنا:
جعفریات میں حضرت علی (علیه السلام)سے مر وی هے:آنحضرت(ص) اپنی انگوٹهی کے نگینے کو هتهیلی کی طرف کئے رهتے تهے اور اکثر اوقات اسے دیکهتے رهتے تهے۔(١١٢)
رات میں فصل کا ٹنے کی ممانعت:
تفسیر عیاشی(ره) میں حضرت امام جعفر صادق (علیه السلام)سے منقول هے: آنحضرت(ص) رات کے وقت کهجور توڑ نے اور کهیتی کاٹنے سے رو کتے تهے۔ (تاکه فقیر محروم نه ره جا ئیں)(١١٣)
باغ کے پهل کی خیرات:
محاسن میں مر وی هے:جب پهل پک جا تے تهے تو آنحضرت(ص) حکم دیتے تهے که دیواروں میں سوراخ کر دیئے جا ئیں۔ (تاکه دوسرے لوگ بهی باغ کے اندر آکر پهل کها سکیں)(١١٤)
فقیروں کوکهجوریں دینا:
قُرب الاسناد میں حضرت علی (علیه السلام)سے مر وی هے:آنحضرت(ص) کی خدمت میں کچھ نا دار لو گ آئے تو انصار اوراهل مدینه نے کها:بهتر هے که هم هر نخلستان سے انهیںایک ایک خوشه دے دیں۔اس کے بعد انهوں نے اس پر عمل کیا اور آج تک یه سنت بن گئی۔(١١٥)
سب سے بڑا سخی:
عوارف المعارف میں منقو ل هے که جبرئیل (علیه السلام)نے کها:میں نے زمین کے تمام لوگوں کو اچهی طر ح پر کھ لیا اور ما ل دنیا کے سلسله میں آنحضرت(ص) سے زیا ده سخی کسی کو نهیں پا یا۔(١١٦)
ضرورت مندوں سے گفتگو:
جعفریات میں حضرت علی (علیه السلام)سے مر وی هے :جب کو ئی ضرورت مند حضرت علیں کی خد مت میں آتاتها تو فر ما تے تهے : لاعِلَّةَ!لاعِلَّةَ!کو ئی عیب نهیں، کو ئی بات نهیں!(١١٧)
بخشش کا وعده:
عوارف المعارف میں جابرص سے منقو ل هے:کبهی ایسا نه ہوا که آنحضرت(ص) سے کچھ مانگا گیا هو اور انهوں نے کهه دیا هو :نهیں!
ابن عتیبه کا بیا ن هے:اگر آنحضرت(ص) کے پاس کو ئی چیز مو جود نهیں هو تی تهی توبعد میں دینے کا وعده فرمالیتے تهے۔(١١٨)

لشکر بھیجنا:
اسی کتاب میں مر وی ھے:جب آنحضرت(ص) کسی طرف فوج بھیجتے تودن کے ابتدائی حصہ میں (دوپھر سے پھلے) بھیجتے تھے۔(۱۱۹)
لشکر بھیجتے وقت دعاکرنا:
کافی میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام)سے مر وی ھے:جب آنحضرت(ص) فوج بھیجتے تو ا س کے لئے دعا فر ما تے تھے۔(۱۲۰)
جنگ سے متعلق اطلاع:
قرب الاسناد میں حضرت امام علی رِضا (علیہ السلام)سے مر وی ھے:جب آنحضرت(ص) لشکر بھیجتے تھے تو سپہ سالار معین کر نے کے بعد اپنے معتمد کو بھی ساتھ لگا دیتے تھے تاکہ جنگ کے متعلق تمام خبروں کی اطلاع پاتے رھیں۔(۱۲۱)
فوج کو ھدایت:
کافی میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام)سے مر وی ھے :جب آنحضرت(ص) کسی لشکر کو بھیجتے تھے تو سپہ سالار کوخصوصی طور پر اور پو رے لشکر کو عمومی طور پر تقویٰ کی تا کید فر ما تے تھے اس کے بعد کھتے تھے:”خدا کا نام لے کر اس کی را ہ میں کا فروں سے لڑنا،خیانت نہ کرنا،مقتولین کی نا کیں نہ کاٹنا،بچوں اور ان لوگوں کو جو پھاڑ پر عبادت میں مشغول ھیں قتل نہ کر نا،کھجور کے درختوں میں آگ نہ لگا نا، انھیں پا نی میں نہ ڈ بونا، پھل دار در ختوں کو نہ کاٹنا،کھیتوں میں آگ نہ لگاناکیو نکہ تمھیں نھیں معلوم ممکن ھے کہ تمھیں کو ان کی ضرورت پڑ جا ئے ،حلال گوشت جانوروں کے ھاتھ پیر نہ کاٹنا ھاں! اپنے کھا نے بھر یہ کا م کرنا،جب مسلمانوں کے کسی دشمن سے ملاقا ت کر نا توا سے ان تین(۳) چیزوں میں سے ایک کی دعوت دینا:مسلمان ہوجاوٴ،جزیہ دو،جنگ بند کرو،اگر وہ ان میں سے کسی ایک کو قبول کر لے تو تم بھی اس کی با ت ما ن جا وٴاور جنگ روک دو۔“(۱۲۲)
اس مضمون کی روایت،تہذیب، محاسن اور دعائم الاسلام میں بھی ھے۔(۱۲۳)
دشمن سے سامنا کر تے وقت کی دعا:
جعفر یا ت میں منقو ل ھے:جب آنحضرت(ص) دشمن کا مقابلہ کرتے تھے تو پیادہ اورسوارنیز اونٹوں پر سوار تمام لوگوں کو جنگ کے لئے تیار کر تے تھے اس کے بعد فرماتے تھے:”خدایا!تو میرا مدد گار ھے اور میری پنا ہ گا ہ ھے، مجھ سے خطرات کو دور کر! خدایا!میں تیری ھی مدد سے حملہ اور جنگ کررھا ہوں۔“(۱۲۴)
دعائم میں پھلا مضمون مر وی ھے۔(۱۲۵)
میدان جنگ کی دعا:
مجمع البیان میں مروی ھے:جب آنحضرت(ص) میدان جنگ میں حاضر ھو تے تو فرماتے تھے: ”رَبِّ احْکُمْ بِالْحَقِّ:خدایا! حق کے ساتھ حکم و فیصلہ کر!“(۱۲٦)
آنحضرت(ص) کی شجاعت:
نہج البلاغہ میں ھے کہ حضرت علیں نے معا ویہ کو ایک خط میں لکھا:جب جنگ کے شعلے بھڑکنے لگتے تو سب لو گ خوف سے خاموش ھو جا تے لیکن آنحضرت(ص) اپنے اھل بیت(علیھم السلام) کو آ گے بھیجتے اور اپنے رشتے داروں کے ذریعہ تلواروں اور نیزوں کی گرمی سے اصحاب کی حفاظت کرتے تھے۔(۱۲۷)
آنحضرت(ص) کی بیعت کاانداز:

مناقب میں مر وی ھے:جس وقت ما مون عباسی نے حضرت امام علی رِضا (علیہ السلام)کی ولایت کے لئے بیعت لینا چاھی توامام (علیہ السلام)نے فر مایا:آنحضرت(ص) لوگوں سے اس طرح بیعت لیتے تھے،اس کے بعد امام (علیہ السلام)نے لوگوں سے بیعت لی اس وقت آپ کا دست مبارک لوگوں کے ھاتھوں کے او پر تھا۔(۱۲۸)

عورتوں سے بیعت:

جعفر یا ت میں منقو ل ھے:آنحضرت(ص) بیعت لیتے وقت عورتوں کی طرف ھاتھ نھیں بڑھا تے تھے بلکہ کسی ظر ف میں پانی منگاتے اپنا دست مبا رک اس میں ڈالتے پھر عورتوں کو حکم دیتے کہ پانی میں اپنا ھاتھ ڈا ل دیںاس کے بعد فر ماتے تھے:"میں نے تم سے بیعت لے لی۔"(۱۲۹)

اس مضمون کی روایت تحف العقول میں بھی ھے۔(۱۳۰)

محرم لوگوں سے گفتگو:

دعائم میں منقول ھے:بیعت لیتے وقت آنحضرت(ص) کی ایک شر ط یہ تھی کہ آپ عورتوں سے فرماتے تھے:"نا محرم آدمیوں سے گفتگو نہ کرو!"(۱۳۱)

بیکار مو من کی ملامت:

جامع الاخبار میں ابن عباسص سے مروی ھے:جب آنحضرت(ص) کسی کی طرف دیکھتے اور انھیں وہ بھلا معلوم ہوتاتھا تو پو چھتے تھے :"کیا کو ئی کام کرتاھے؟ "

اگر لوگ بتا تے کہ بیکار ھے تو حضر(ص)ت فر ماتے:"وہ میری نظروں سے گر گیا !" لوگ پو چھتے : کیوں آپ کی نظروں سے گر گیا؟فر ماتے:" اگر مرد مو من بیکار رھے گا تو وہ اپنے دین کواپنی زندگی کاسرمایہ قراردے گا۔"(وہ اپنے دین کودنیاکے عوض فروخت کردے گا)۔(۱۳۲)

قرض، سنت ھے:

دعائم الاسلام میں حضرت امام جعفرصادق (علیہ السلام)سے مر وی ھے:قرض دینا، کو ئی چیز وقتی طور پر دینا اور مھمان نوازی کر نا یہ سب چیزیں سنت ھیں۔(۱۳۳)

قرض کی نیک ادائیگی:

مجمع البحرین میں منقو ل ھے کہ آنحضرت(ص) خراب در ھم بطور قر ض لیتے تھے لیکن ادائیگی کے وقت صحیح وسالم دیتے تھے۔(۱۳۴)

چار محبوب افراد:

تفسیر عیا شی(رہ) میں آنحضرت(ص) سے منقو ل ھے:خدا وند عالم نے مجھے وحی کے ذریعہ حکم دیا ھے کہ میں ان چار(۴) افراد کو دوست رکھوں:حضرت علیں جناب ابوذرصجناب سلمان صاور جناب مقدادص ۔(۱۳۵)

اس مضمون کی روایت کو طبری(رہ) نے بھی کتاب الامامہ میں نقل کیا ھے۔(۱۳٦)

حضرت علی (علیہ السلام)کو دوست رکھو!

کتاب جعفر بن محمد میں آنحضرت(ص) سے منقو ل ھے:جبرئیل (علیہ السلام)نے میرے پاس آکر کھا: "خدا تمھیں حکم دیتا ھے کہ حضرت علیں کو دوست رکھو اور دوسروںکو بھی ان سے دوستی ومحبت کاحکم دو!"(۱۳۷)

سات(۷) خصلتوں کا حکم:

اسی کتاب میں آنحضرت(ص) سے منقول ھے:خدا نے مجھے ان سات(۷) خصلتوں کا حکم دیا ھے:

۱۔ فقیروں کو دوست ر کھنا اور ان سے قر یب رہنا۔

۲۔لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰہ زیا دہ کہنا۔
۳۔اپنے رشتے داروں سے تعلقات بر قرار رکھنا چاھے وہ مجھ سے را بطہ ختم کرچکے ہوں۔
۴۔ دنیا وی اعتبار سے اپنے سے نیچے لوگوں کی طرف دیکھنا اپنے سے او پر والوں کی طرف نہ دیکھنا ۔
۵۔خدا کی راہ میں کسی ملا مت کر نے والے کی سر زنش کی پروا ہ نہ کر نا۔
٦۔ حق کہنا اگر چہ کڑواہو۔
٧۔ کسی سے ایک چیز کا بھی سوال نہ کرنا۔(۱۳۸)
فریب کا قصد تک نہ کرو!
عوارف المعارف میںآنحضرت(ص) سے منقول ھے:"جب تک تم میںتوا ئی اور طاقت ھو کوشش کرو کہ کسی کو رات یا دن میں دھو کہ دینے کا قصد بھی نہ کرنا کیو نکہ یہ میری سنت ھے جو میری سنت کو زندہ کرے گا گویا اس نے مجھ کو زندہ کیا اور جو مجھے زندہ کرے گا وہ میرے ساتھ جنت میں رھے گا۔"(۱۳۹)
مدارک و مآخذ

۵٦۔مناقب آل ابی طالب:۱۱۴٧۔
۵۷۔احیاء علوم الدین:۲۳۷۸۔
۵۸۔مکارم الاخلاق:۱۷۔
۵۹۔مصباح الشریعة:۱۴۰؛الکافی:۶۲۷۶؛الجعفریات:۱۹۳۔
۶۰۔مصباح الشریعة:۱۵۵۔
۶۱۔مکارم الاخلاق:۱۶۔
٦۲۔مجموعة وَرّام(رہ):۲٦۔
٦۳۔مجموعة ورّام(رہ):۳۴۔
٦۴۔مجموعة ورّام(رہ):۲٧۸۔
۶۵۔الکافی:۲۱۰۴؛مشکاة الانوار:۱۷۱؛المستدرک:۸۴۵۵۔
٦٦۔تفسیر العیاشی(رہ):۱۲۵۱؛سورة النسآء۔
٦٧۔مجموعة ورّام(رہ):۱۰؛الکافی:۲٦۳٦۔
٦۸۔مکارم الاخلاق:ص۲۴،فی حدیث آخر:انہ کان ثلاثة ایام۔
۶۹۔المحاسن:۳۸۷۔
۷۰۔الکافی:۴۵۰۔
۷۱۔الکافی:۶۲۸۳۔
٧۲۔امالی الصدوق(رہ):۴۳٧۔
۷۳۔الکافی:۶۲۸۶۔
۷۴۔احیاء علوم الدین:۲۱۸۔
۷۵۔الکافی:۶۲۸۰۔
٧٦۔مجموعة ورّام(رہ):۳۸۳؛الکافی:۸۱۵۰۔
٧٧۔الفقیہ:۳۲۹۹؛دعائم الاسلام:۲۱۰٧و۳۲۵؛ المستدرک: ۱٦۲۳٧۔
۷۸۔الکافی:۵۱۴۱۔

۷۹ـالمحاسن:۶۰۱ـ

۸۰ـالاحتجاج:۱۲۶ـ

۸۱ـتفسیر الامام العسکرین:۵۳۰ـ

۸۲ـامالی الصدوق(ره):۳۳۹ـ

۸۳ـ.بحار الانوار:۹۳۳۲۷ـ

۸۴ـمکارم الاخلاق:۲۲ـ

۸۵ـمکارم الاخلاق:۲۲ـ

۸۶ـمکارم الاخلاق:۲۰ـ

۸۷ـمجمع البیان:۶۳۴۵،سورة الحجرـ

۸۸ـمجمع البیان:۶۳۴۷،سورة الحجرـ

۸۹ـمجمع البیان:۱۳۳۳،سورة القلمـ

۹۰ـبحار الانوار:۱۶۴۱ـ

۹۱ـمجمع البیان:۱۰۵۵۴،سورة النصرـ

۹۲ـبحار الانوار:۷۷۱۷۰؛ تحف العقول:۳۶ـ

۹۳ـمناقب آل ابی طالب:۱۱۴۷ـ

۹۴ـنقله النوری(ره) فی المستدرک:۷۲۰۳؛ فیض القدیر: ۲۱۰۳ـ

۹۵ـنقله النوری(ره) فی المستدرک:۷۱۳۶ـ

۹۶ـمکارم الاخلاق:۳۵۰،الطیرة:التشاؤم.(مجمع البحرین:۳۳۸۳)ـ

۹۷ـالجعفریات:۱۶۹ـ

۹۸ـمکارم الاخلاق:۲۰ـ

۹۹ـتفسیر القمی(ره):۲۳۵۵،سورة المجادلةـ

۱۰۰ـمعانی الاخبار:۸۱ـ

۱۰۱ـنقله النوری(ره) فی المستدرک:۸۳۷۱ـ

۱۰۲ـالجعفریات:۱۸۹ـ

۱۰۳ـمخطوط،لا یوجد لدیناـ

۱۰۴ـالکافی:۵۲۷ـ

۱۰۵ـالاحتجاج:۳۶۴ـ

۱۰۶ـمکارم الاخلاق:۱۷ـ

۱۰۷ـنقله النوری(ره) فی المستدرک :۷۲۲۳ـ

۱۰۸ـفقه الامام الرضا:۳۶۵ـ

۱۰۹ـالجعفریات:۲۱۷ـ

۱۱۰ـامالی الصدوق(ره):۶۰؛المحاسن:۱۰؛التهذیب:۴۱۹۵ـ

۱۱۱ـتحف العقول:۳۷۵ـ

۱۱۲ـالجعفریات:۱۸۵ـ

۱۱۳ـتفسیر العیاشی(ره):۳۷۹،سورة الانعام.

۱۱۴ـالمحاسن:۵۲۸.

۱۱۵ـقرب الاسناد:۶۶.

۱۱۶ـعوارف المعارف:۲۳۹.

۱۱۷ـالجعفریات:۵۷.

۱۱۸ـعوارف المعارف:۲۳۹.

۱۱۹ـعوارف المعارف:۱۲۶.

۱۲۰ـالکافی:۵۲۹.

۱۲۱ـقرب الاسناد:۱۴۸.

۱۲۲ـالکافی:۵۲۹.

۱۲۳ـتهذیب الاحکام:٦١٣٨؛المحاسن:۳۵۵؛دعائم الاسلام:١٣٦٩.

۱۲۴ـالجعفریات:۲۱۷.

۱۲۵ـدعائم الاسلام:۱۳۷۲.

۱۲۶ـمجمع البیان:۷۶۸؛سورة الانبیآء.

۱۲۷ـنهج البلاغه:۳٦۸.

۱۲۸ـمناقب آل ابی طالب:۴۳٦۴.

۱۲۹ـالجعفریات:۸۰.

۱۳۰ـتحف العقول:۴۵۷.

۱۳۱ـدعائم الاسلام:۲۲۱۴.

۱۳۲ـجامع الاخبار:۳۹۰؛المستدرک:۱۳۱۱ـ(ح۱۴۵۸۱۴)

۱۳۳ـدعائم الاسلام:۲۴۸۹؛المستدرک:۱۳۳۹۵.

۱۳۴ـمجمع البحرین:۵۴۳۹.

۱۳۵ـتفسیر العیاشی(ره):۱۳۲۸،سورة المآئدة.

۱۳٦ـلم نعثر علیه،و وجدناه فی الاختصاص:۹ـ۱۳.

۱۳۷ـالاصول الستة عشر:۶۲.

۱۳۸ـالاصول الستة عشر:۷۵.

۱۳۹ـعوارف المعارف:۴۷